محمد عبید اللہ صاحب

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

رسالۂ ہذا مصنفہ اشرف العلما تاج الفضلا حکیم الامت
مولانا و مرشدنا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی سلمہ اللہ تعالی مسمی بہ

اخبار بنی

حسب فرمائش عم مکرم حاجی محمد بشیر صاحب مالک مطبع احمدی
باہتمام کمترین حسین مرزا پہلی مرتبہ ماہ اپریل سنہ ۱۹۱۸ء مین

مطبع احمدی لکھنؤ مین طبع ہوا

قیمت مجلد — پورا نسخہ آنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ اظہار مدعا کیا جاتا ہے کہ آج کل چونکہ اکثر طبائع مین اخبار بینی کا مذاق اس درجہ پھیل گیا ہے کہ وہ مثل غذا بلکہ غذا سے بھی زیادہ ہوگیا ہے کہ کسی وقت بے غذا تو صبر بھی کر سکتے ہین مگر بدون اخبار بینی کے صبر نہین آتا اور اکثر اس مین ایسا انہماک ہوا ہے کہ کتب دینیہ کے مطالعہ کی طرف اصلا التفات یا اس کی ضرورت ذہن مین بھی نہین رہی اور اس شغف مین دین کا بھی نقصان ہے جیسا کہ مجملاً معلوم ہوا۔ اور مال کا بھی نقصان ہے کہ اکثر خرید کر دیکھتے ہین یا دوسرون کو خریداری کی ترغیب دیتے ہین اور ظاہر ہے کہ دوسرے بھائی کا نقصان بھی ایسا ہی ہے جیسا اپنا نقصان اور وقت بھی ضائع جاتا ہے جو انسان کے لیے مال سے بڑھکر متاع گرانمایہ ہے۔ ان مفاسد کو دیکھ کر بمشورہ بعض خیرخواہان اسلام اسکے متعلق حکم شرعی کا ظاہر کرنا مصلحت معلوم ہوا۔ پر جن لوگون کے دلون مین خود شرع ہی کی وقعت نہین اُن سے تو اُمید قبول ہی مہمل ہے البتہ بعض حضرات ایسے بھی ہین جو شرع کو واجب الاتباع سمجھتے ہین مگر ان کو کبھی یہ نہین معلوم ہوا کہ یہ ایسا اشتغال شرع کے خلاف ہے ان سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس تحریر سے منتفع ہونگے۔

الآیاتُ القرآنیۃُ

الآیۃ الاولیٰ وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ الآیہ

(۱) اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے رسول (محمد) آئے (اور وہ) اس کتاب کی جو اُن (یہود) کے پاس ہے تصدیق بھی کرتے ہین تو ایک گروہ نے اللہ کی کتاب (توراۃ) کو جسمین ان رسول کی پیشین گوئی بھی ہے ایسا) پیٹھ پیچھے پھینکا کہ گویا انکو کچھ خبر ہی نہین اور ان (ڈھکوسلون) کے پیچھے پڑگئے جنکو سلیمان کی عہد سلطنت مین شیاطین پڑھا یا کرتے تھے۔

الآیۃ الثانیۃ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ

(۲) شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمھارے آپس مین دشمنی اور بغض ڈالدے

ويصدكم عن ذكر الله وعن الصلوة فهل انتم منتهون	اور تمکو یاد الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے تو کیا (شیطان کے مکر پر اطلاع پاکے پیچھے اب بھی) تم باز آؤ گے (یا نہین)
الآية الثالثة ومن الناس من يشتري لهو الحديث ليضل عن سبيل الله بغير علم ويتخذها هزوا اولئك لهم عذاب مهين۔	(۳) اور لوگون مین کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے مول لیتا ہے تاکہ (لوگون کو سنا کر) بے سمجھے بوجھے راہ خدا سے بھٹکائے اور آیات الٰہی کی ہنسی بنائے ایسے لوگون کو (قیامت کے دن) ذلت کی سزا ہوتی ہے۔
الآية الرابعة يا ايها الذين آمنوا لا يسخر قوم من قوم	(۴) اے ایمان والو تمھین چاہیے کہ ایک دوسرے سے ہنسی نہ کرین۔
وفيها لا تلمزوا انفسكم ولا تنابزوا بالالقاب	اور اسی رکوع مین ہے۔ نہ آپس مین ایک دوسرے کو طعنے دو اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔
وفيها اجتنبوا كثيرا من الظن	اور اسی مین ہے بہت گمان کرنے سے بچتے رہو۔
وفيها ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضا	اور اسی مین ہے۔ اور نہ ایک دوسرے کے پیچھے ٹٹول مین رہا کرو اور نہ تم مین سے ایک ایک کو پیٹھ پیچھے برا کہے۔
وفيها ان اكرمكم عند الله اتقاكم	اور اسی مین ہے اللہ کے نزدیک بڑا عزت والا وہی ہے جو تم مین بڑا پرہیزگار ہے
الآية الخامسة ولا تقف ما ليس لك به علم ان السمع والبصر والفؤاد كل اولئك كان عنه مسئولا۔	(۵) جس بات کا یقینی علم نہ ہو (اٹکل پچو) اس کے پیچھے نہ ہو لیا کرو (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت کے دن) پوچھ گچھ ہوتی ہے۔

الاحاديث النبوية

الحديث الاول سباب المسلم فسوق	(۱) مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔
الحديث الثاني اذا رأيتم المداحين فاحثوا في وجوههم التراب	(۲) جب تم ثنا خوانون کو تعریف کرتے دیکھو تو انکے مونہون مین مٹی بھرا کرو۔
الحديث الثالث ان العبد ليقول الكلمة لا يقولها الا ليضحك به الناس يهوي بها ابعد مما بين السماء والارض	(۳) البتہ بندہ کوئی بات صرف اس لیے کہتا ہے کہ اس سے لوگون کو ہنسائے تو وہ اسکے سبب دوزخ مین گرایا جائیگا جسکی مسافت آسمان و زمین کی مسافت سے زیادہ ہوگی۔
الحديث الرابع من حسن اسلام المرء	(۴) بیہودہ بات کو چھوڑنا اپنی چیزون مین سے ہے جو انسان

تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ	کے اسلام کو آراستہ کرنے والی ہین۔
الحديث الخامس لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ	(۵) یہ چار باتین مومن کی شان سے نہین۔ طعن کرنا۔ لعنت کرنا۔ فحش بکنا۔ بدخو ہونا۔
الحديث السادس مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ	(۶) جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائے تو یہ مرنے سے پہلے پہلے اس گناہ مین مبتلا ہوگا۔
الحديث السابع لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ	(۷) اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت کے وقت خوشی ظاہر نہ کر ایسا نہو کہ خداوند کریم اُسپر رحم فرمائے اور تجھے اُسمین گرفتار کرے
الحديث الثامن اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰى	(۸) جب بدکار کی کوئی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالے کو غصہ ہوتا ہے۔
الحديث التاسع مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ	(۹) جو شخص علم اس لیے سیکھتا ہے کہ علماء سے مباحثہ اور کمینون سے جھگڑا اور لوگونکو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن دوزخ مین ڈالیگا۔
الحديث العاشر اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا	(۱۰) لوگ جاہلون کو سردار بنائینگے تو وہ بغیر جانے بوجھے فتوے دینگے خود گمراہ ہونگے اور دوسرون کو گمراہ کرینگے۔
هٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ كُلُّهَا فِي الْمِشْكٰوةِ	یہ سب حدیثین مشکوۃ شریف مین موجود ہین۔

اَلرِّوَايَاتُ الْفِقْهِيَّةُ

الرواية الاولى في رد المحتار اِذَا تَرَدَّدَ الْحُكْمُ بَيْنَ سُنَّةٍ وَبِدْعَةٍ كَانَ تَرْكُ السُّنَّةِ رَاجِحًا عَلٰى فِعْلِ الْبِدْعَةِ	(۱) ردمختار مین ہے کہ جب ایک حکم سنت اور بدعت مین دائر ہو تو بدعت کے مرتکب ہونے سے اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے۔
الرواية الثانية في الدر المختار اَلْقَصَصُ الْمَكْرُوْهُ اَنْ يُّحَدِّثَهُمْ بِمَا لَيْسَ لَهٗ اَصْلٌ مَعْرُوْفٌ اَوْ يَعِظَهُمْ بِمَا لَا يَتَّعِظُ بِهٖ اَوْ يَزِيْدَ وَيَنْقُصَ	(۲) درمختار مین ہے کہ مکروہ قصہ بیان کرنا یہ ہے کہ لوگون سے وہ قصہ بیان کرے جس کی اصل مشہور اور معلوم نہین یا اس چیز کی نصیحت کرے جس پر خود عمل نہین کرتا یا اصل قصہ اور مطلب مین کچھ زیادہ اور کم کر ڈالے۔

الرواية الثالثة في الدر المختار ومن السحت ما يؤخذ الى قوله وشاعر بشعره ومسخرة وحكواتي قال تعالى ومن الناس من يشتري لهو الحديث

في رد المحتار قوله شاعر بشعره لانه انما يدفع له عادة قطعا للسانه۔

(۳) درمختار مین ہے خلاصہ یہ ہے کہ منجملہ اموال محرمہ کے وہ مال ہے جسے شاعر بذریعہ شعرگوئی اور مسخرہ اور قصہ گو لیتا ہے فرمایا حق تعالیٰ نے بعض آدمی وہ ہین جو لہو الحدیث یعنی کھیل کی بات خریدتا ہے

ردمختار مین ہے شاعر کو جو مال بذریعہ شعر دیا جاتا ہے اسکے حرمت کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس سے اسکی زبان روکنے کو دیا جاتا ہے۔

قوله لهو الحديث نزلت في النضر كان يشتري اخبار العجم ويحدث بها قريشا فيستمعون حديثه ويتركون استماع القرآن فانزل الله هذه الآية اه

اور یہ آیت کہ من یشتری لہو الحدیث نضر بن حارث بن کلدہ کے حق مین اُتری ہے وہ سوداگری کو ملک عجم مین جاتا وہان سے اخبار عجم خرید کر لاتا اور قریش سے بیان کرتا اور کہتا کہ محمد تم سے عاد و ثمود کا قصہ بیان کرتے ہین اور مین تمسے رستم و اسفندیار کا قصہ بیان کرتا ہون تو قریش اُسکی بات شوق سے سُنتے اور قرآن سننا ترک کردیتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

الرواية الرابعة في الدر المختار من له قوت يومه بالفعل او بالقوة كالصحيح المكتسب يأثم معطيه ان علم بحاله لاعانته على المحرم

(۴) درمختار مین ہے جس کے پاس ایک دن کے کھانے کو بالفعل یا بالقوۃ موجود ہے بالقوہ ایسے جیسے کوئی شخص تندرست کماؤ ہو تو اسکو دینے والا اگر اس کے حال سے واقف ہے تو گنہگار ہوتا ہے کیونکہ اُس نے حرام پر اعانت کی۔

الرواية الخامسة في الدر المختار ولا اذان بالصوت الطيب طيب ان لم يزد فيه الحروف وان زاد كره له ولمستمعه۔ وقوله احسنت ان لسكوته فحسن وان لتلك القراءة يخشى عليه الكفر اه

(۵) درمختار مین ہے خوش آوازی سے اذان کہنی جائز ہے اگر ترجیع مین حروف زیادہ نہو جائین اور اگر ترجیع سے حرف زیادہ ہو جائے تو قاری اور مؤذن اور اسکے سننے والے کو مکروہ ہے اور اگر سننے والے نے قاری خوش لہجگی اور ترجیع سے پڑھنے والے کو یہ کہا کہ تونے خوب کیا تو اگر اسکے چپ رہنے کو کہا ہے تو بہتر ہے اور اگر اس قراءت محرمہ کی وجہ سے کہا تو اسپر کفر کا خوف ہے۔

ان آیات واحادیث وروایات کے بعد اول ایک مقدمہ عرض کرتا ہون وہ یہ کہ شرع مین تحریر کا حکم بمنزلہ تقریر کے ہے اور مطالعہ کا حکم مثل استماع کے ہے جس چیز کا تلفظ و تکلم اور استماع گناہ ہے اس کا لکھنا اور چھاپنا اور مطالعہ کرنا بھی گناہ ہے معلوم کرنا چاہیے کہ سب ناظرین اخبار کو معلوم ہے کہ اخبار دن مین بوجہ اس کے کہ ایڈیٹر اور نامہ نگار دین سے کم واقف یا بعضے بالکل ناواقف ہوتے ہین اکثر یہ مضامین داخل ہوتے ہین جن کے تکلم و استماع کے نہی پر دلائل شرعیہ وارد ہین پس اخبار مین بھی منہی عنہ ہونگے۔

(۱) بے تحقیق خبرین جنکی منقول عنہ کی کوئی توثیق و تصحیح کا اہتمام نہین ہوتا جو کسی نے لکھ بھیجا چھاپ دیا یا کسی پرچہ مین دیکھا نقل کر دیا اور اکثر ایسی خبرین گڑا یا جز غلط نکلتی ہین جو حقیقت ہے کذب کی جو قطعاً حرام ہے اور اگر کذب بھی متحقق نہ ہو لیکن غیر محقق ہونا یقینی ہے جس کو آیت خامسہ اور روایت ثانیہ منع بتلا رہی ہے۔

(۲) کسی کا عیب شائع کرنا اور اگر وہ راست ہے تو غیبت ہوئی اور اگر خلاف واقع ہے تو بہتان ہے جسکو آیت رابعہ اور حدیث اول ممنوع کہہ رہی ہین۔

(۳) اکثر رد و قدح و اعتراض دوسرون کے کلام یا رائے کا بلا ضرورت محض اخبار پُر کرنے کو یا اپنی حسن لیاقت جتلانے کو ہوتا ہے جسکو حدیث عاشر رد کر رہی ہے۔

(۴) اکثر مناظرہ مین تمسخر و طعن و بیہودگی سے کام لیا جاتا ہے جسکو آیت رابعہ و حدیث خامس معصیت بتلا رہی ہے۔

(۵) کبھی مخاطب کے پچھلے قصے ذکر کرکے اسکو عار دلائی جاتی ہے جو بروئے حدیث سادس گناہ ہے۔

(۶) کبھی کسی کی سزا یا کوئی اور ضرر بدنی یا مالی ذکر کرکے اُس پر خوشی ظاہر کی جاتی ہے جو حسب حدیث سابع حرام ہے۔

(۷) کبھی کسی کی بیجا خوشامد یا مدح خواہ راست ہو یا دروغ کیجاتی ہے جو موافق حدیث ثانی کے مذموم ہے۔

(۸) کبھی کسی کافر یا فاجر فاسق کی مدح نظماً یا نثراً کیجاتی ہے جس پر حدیث ثامن مین وعید آئی ہے۔

(۹) اخبارون مین مضامین ہنسی دل لگی کے ہوتے ہین جس مین حفاظت حدود شرعیہ کی رعایت نہین ہوتی اس کی وعید حدیث ثالث مین مذکور ہے۔

(۱۰) بعض دفعہ اخبارون مین کچھ گفتگو دینی عقائد و مسائل پر بھی کیجاتی ہے اور اس مین بلا دلیل شرعی محض رائے سے بلکہ اکثر شریعت کے خلاف اور شریعت کو تحریف یا تکذیب کے ساتھ لکھا جاتا ہے کوئی ڈاڑھی پر مضمون لکھتا ہے کوئی سود پر کوئی اور کچھ جس کا اشد قبیح ہونا حدیث عاشر مین موجود ہے۔

(۱۱) اکثر اخبار یا نامہ نگار لوگون کے اندرونی حالات کی ٹٹول مین لگے رہتے ہین جنکو وہ لوگ پوشیدہ رکھنا چاہتے ہین اور یہ ان کو شائع کرتے ہین تجسس کی حرمت آیت رابعہ مین مصرح ہے۔

(۱۲) اکثر خبرون مین قرائن ظنیہ سے نتائج اخذ کرکے ان پر حکم قطعی لگا دیتے ہین ایسے ظن کا گناہ ہونا بھی آیت رابعہ مین منصوص ہے۔

(۱۳) کبھی اپنے یا اپنے اخبار یا اپنے کسی متعلق کے کسی کمال یا کمال پر فخر بھی کیا جاتا ہے جسکی بیخکنی آیت رابعہ مین کی گئی ہے۔

(۱۴) بعض اوقات کسی کو برے لقب سے خطاب کیا جاتا ہے اور اس کو ناظرین کی دلچسپی کا سبب سمجھتے ہین اس کی ممانعت بھی آیت رابعہ مین مذکور ہے۔

(۱۵) جو مضامین ان مفاسد سے خالی بھی رہجاتے ہین اور وہ بہت ہی قلیل ہوتے ہین تاہم اکثر فضول اور بیفائدہ ضرور ہوتے ہین کسی کا قصہ لکھدیا جس سے کوئی صحیح غرض بجز تزئین اخبار کے نہین کسی کے معاملہ مین خواہ مخواہ دخل اور مشورہ دیدیا خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے جیسے کہ سلطنتون کے معاملات مین فضول اوراق سیاہ کیے جاتے ہین جس کا کوئی مقصد بجز اشتغال اور جولان فکر کے نہین اس کا

ضرر بھی کسی درجہ میں حدیث رابع میں مذکور ہوا ہے

(۱۶) بعضے اخبار والے اُمراء سے اس بات کی تنخواہ پاتے ہیں اور ان کی وکالت کرتے ہیں تاکہ اخبار میں ہماری برائی نہ لکھیں اس فعل اور اس آمدنی کا حرام ہونا روایت ثالثہ میں مذکور ہے۔

(۱۷) بعض دفعہ اخباروں میں کسی ایسے رسالے یا کتاب پر تقریظ و ریویو لکھتے ہیں جس میں بہت سے مضامین خلاف شرع ہوتے ہیں یا کوئی ایسا ہی مضمون بدون اس کے ابطال کے نقل کر دیتے ہیں حتے کہ کفار کی پیشین گوئیاں تک درج کی گئی ہیں اس کی ممانعت کے لیے روایت خامسہ بس ہے یا اکثر بے احتیاط لوگوں کے اشتہارات درج ہوتے ہیں جس سے خلق پھنستی ہے۔ دھوکہ دینا حرام ہے اور حرام کی اعانت حرام ہے جس کا ذکر بھی روایت خامسہ میں بھی موجود ہے کسی اخبار میں ناول نکلتے ہیں جو مخرب اخلاق و دین ہوتے ہیں اسکے لیے بھی وہی روایت کافی ہے۔

(۱۸) قطع نظر ان سب مفاسد کے یہ بھی یقینی ہے کہ اس میں اشتغال اور انہماک ایسا ہو جاتا ہے کہ ضروریات دینی سے بھی غفلت ہو جاتی ہے اور علم دینی سے اعراض ہو جاتا ہے جس کی مذمت آیت اولی و ثانیہ و ثالثہ میں صاف صاف مذکور ہے اور جس امر سے ایسا ناجائز امر لازم آوے وہ خود ناجائز ہو جاتا ہے گو فی نفسہ مباح ہی کیوں ہو جیسا کہ روایت اولی بدلالۃ النص اس پر دال ہے اور بھی بہت فروع فقہیہ اس کی مؤید ہیں۔

(۱۹) ایسے اخباروں کا خریدنا اور نامہ نگار بننا یا اور خریداروں کو ترغیب دینا یہ سب اعانت ہے ان ناجائز امور کی اور اعانت ناجائز کی ناجائز ہے روایت خامسہ میں اس کی تصریح ہے

(۲۰) بعضے اخبار والے بلا طلب اخبار بھیجتے رہتے ہیں چونکہ یہاں نہ مبادلہ نہ تعاطی ہے نہ ایجاب و قبول اس لیے شرعاً یہ بیع نہیں ہوئی اس صورت میں قیمت کا مطالبہ خود ناجائز ہے یا بعضے کچھ انعام وغیرہ کا لالچ دلا کر خریداروں کو آمادہ کرتے ہیں پھر اخیر میں حقیقت امر منکشف ہو کر اسی طرح مطالبہ قیمت کے وقت بے لطفی و رنجش ہوتی ہے جس کے سبب کا مذموم ہونا آیت ثانیہ میں ہے اور رنج و عداوت سے قطع نظر کر کے بھی ایسا جبر یا ایسا دھوکہ ناجائز ہے جیسا کہ ظاہر ہے

تنبیہ اگر کسی اخبار کے بائع یا مشتری میں یہ مفاسد نہ ہوں تو میں حلال کو حرام نہیں کہتا لیکن اس کا مصداق بہت ہی قلیل ہے

خیر خواہی

آدمی دنیا میں ذخیرۂ آخرت جمع کرنے کے لیے آیا ہے پس اصل کام اس کا شغل دینی ہے لیکن بضرورت اس شغل دینی کی اعانت اور تقویت کے دنیوی مشاغل کی بھی اجازت دی گئی ہے بشرط اعتدال اباحت پس اسی قاعدہ کو پیش نظر رکھ کر جو چیز اس دائرے سے باہر ہو اس سے مجتنب رہے اور اس قاعدے کی معرفت کے لیے کتب و رسائل وغیرہ کا پڑھنا سننا اور علماء کی صحبت لازم سمجھے۔ وما علینا الا البلاغ

(کتبہ)

محمد اشرف علی تھانوی عفی عنہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ